اسی دوران حضرت مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم علاج معالجہ کے سلسلے میں کراچی تشریف لائے ہوئے تھے تو انھوں نے راقم کو حکم فرمایا کہ اس نظر ثانی کے فیصلہ کا جائزہ لیں، چنانچہ آپ کے حکم پر راقم نے پورے فیصلے کا شق وار جائزہ لیا اور تمام قابلِ تحفظات امور کی مدلل و مفصل نشان دہی کی۔ یہ مضمون گزشتہ سے پیوستہ شمارے میں قارئینِ بینات ملاحظہ کر چکے ہیں۔ اس مضمون کی اشاعت کے بعد ۲۲ راگست ۲۰۲۴ء کو وفاقی حکومت کی اس مقدمہ پر تصحیح کی درخواست پر سہ رکنی فیصلہ کرنے والے بینچ نے سماعت کی تو راقم کو بھی طلب فرمایا، راقم الحروف اُن دنوں مجلس تحفظ ختم نبوت کے تبلیغی دورے پر موریشس میں تھا، اس لیے راقم الحروف کی نمائندگی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے امیر مفتی عبدالرشید صاحب نے کی۔ قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ، حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ، حضرت مولانا مفتی شیر محمد خان رئیس دارالافتاء جامعہ غوثیہ بھیرہ، جناب مولانا ابوالخیر محمد زبیر صدر ملی یکجہتی کونسل، مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمٰن اور دیگر علماء کرام کے عدالت میں بیانات ہوئے، وکلاء نے قانونی دلائل پیش کیے۔ ۲۲ راگست ۲۰۲۴ء کی سماعت کے بعد حق تعالیٰ کے فضل و کرم سے ختم نبوت کے تحفظ کی صدا گونجی، اسی دن مختصر فیصلہ آیا اور تفصیلی فیصلہ محفوظ کرلیا گیا۔ ۱۰ را کتوبر ۲۰۲۴ء کو تفصیلی فیصلہ آ گیا، جس میں واضح طور پر سپریم کورٹ نے اپنے ۶ رفروری اور ۲۴ جولائی کے فیصلے کی غلطیوں کو تسلیم کیا اور انہیں کالعدم قرار دے کر مبارک ثانی قادیانی کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی جاری رکھنے کا حکم دیا۔

اس فیصلہ کو ماہ نامہ ''بینات'' کے صفحات پر تاریخی طور پر محفوظ رکھنے کی غرض سے من و عن ایک مستقل مضمون کی شکل میں اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں!

۲۶ ویں آئینی ترمیم ... ایک اہم پیش رفت

۲۱ را کتوبر ۲۰۲۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی اور سینیٹ میں ۲۶ ویں آئینی ترمیم پیش کی گئی، جو عدلیہ میں اصلاحات سے متعلق تھی، لیکن اسی کے ضمن میں جمعیت علمائے اسلام نے اپنی چند ترمیمیں بھی شامل کیں جو بحمداللہ! دو تہائی اکثریت سے منظور ہو گئی ہیں۔ دینی مدارس کو اپنی رجسٹریشن کے حوالے سے کافی مشکلات کا سامنا رہا ہے، حکومت اور متعلقہ ادارے اس حوالے سے مدارسِ دینیہ کو ہمیشہ دباؤ میں رکھنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اتحاد تنظیمات مدارسِ دینیہ اس مشکل کو حل کرنے کی کوشش میں مستقل لگا رہا۔ پی ڈی ایم دورِ حکومت میں بھی اس حوالے سے مذاکرات ہوئے، ان مذاکرات میں اس وقت کے وزیر تعلیم، وزیر داخلہ اور دیگر متعلقہ وزارتوں اور محکموں کے نمائندے موجود تھے، وزیر اعظم شہباز شریف نے ایک مسودے کی منظوری دی اور حکم جاری کیا تھا کہ اس کے مطابق مدارس کو رجسٹریشن کا اختیار دے دیا جائے۔ اس میں دونوں باتوں کا اختیار تھا،

ایک یہ کہ مدارس چاہیں تو اپنے آپ کو ۱۸۶۰ء کے سیکشن ۲۱ کے تحت رجسٹرڈ کرالیں، اور اگر چاہیں تو وزارت تعلیم میں خود کو رجسٹرڈ کرالیں۔ اس سے پہلے بھی مدارس کو اختیار رہا کہ چاہیں تو سوسائٹی ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہوں، چاہیں تو ٹرسٹ کے قانون کے تحت رجسٹرڈ ہوں۔ لیکن وزیر اعظم کی ہدایات کے باوجود اس پر عمل درآمد نہیں ہوا۔ پھر پی ڈی ایم حکومت کے آخری دور میں صدر اتحادِ تنظیماتِ مدارسِ دینیہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ اور مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہ کی اس وقت کے حکومتی ذمہ داران کے علاوہ موجودہ آرمی چیف صاحب سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔ وزیر اعظم میاں محمد شہباز شریف سے قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم مسلسل رابطے میں رہے، ان مذاکرات اور رابطوں کے نتیجے میں ایک مسودے پر اتفاق بھی ہو گیا، اسے خواندگی کے لیے قومی اسمبلی میں بھی پیش کر دیا گیا، تاکہ یہ باقاعدہ قانون بن جائے، لیکن اچانک اس پر عمل درآمد روک دیا گیا۔ آج بحمد اللہ! قائدِ جمعیت دامت برکاتہم کی کوششوں اور اکابرینِ وفاق کی دعاؤں سے دینی مدارس کی رجسٹریشن کے حوالے سے قانونی ترمیم کو ۲۶ ویں آئینی ترمیم کا حصہ بنا دیا گیا ہے، جو سینٹ اور قومی اسمبلی سے پاس ہو کر اب آئینِ پاکستان کا حصہ بن گیا ہے۔

اس کے علاوہ وفاقی شرعی عدالت سے متعلق یہ قانون سازی ہوئی ہے کہ اب وفاقی شرعی عدالت کا اپنا جج بھی، جب کہ وہ سپریم کورٹ کا جج بننے کی اہلیت رکھتا ہو، وفاقی شرعی عدالت کا چیف جسٹس بن سکتا ہے، جب کہ اس سے پہلے سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کا ریٹائرڈ جج ہی وفاقی شرعی عدالت کا جج بن سکتا تھا۔ نیز وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اگر اپیل کی جائے گی تو بارہ ماہ گزرنے کے بعد وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ از خود نافذ العمل ہو جائے گا، بشرطیکہ اس مدت میں سپریم کورٹ اُسے باقاعدہ معطل نہ کر چکی ہو، یعنی پہلے کی طرح محض اپیل سے حکمِ امتناعی نہیں مل سکے گا، جب تک کہ باقاعدہ سماعت کے بعد سپریم کورٹ حکمِ امتناعی جاری نہ کر دے۔ نیز اسلامی نظریاتی کونسل؛ جس کا بنیادی کام قوانین کو اسلامی سانچے میں ڈھالنا ہے، اس کی رپورٹیں تقریباً تمام قوانین کے حوالہ سے آچکی ہیں، لیکن وہ تمام رپورٹیں اب تک نظر انداز کی جاتی رہیں، اب آئین میں یہ ترمیم شامل کر دی گئی ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش ایوان میں آجانے کے بارہ ماہ بعد از خود حتمی تصور ہوگی، جب تک کہ بحث کر کے ایوان اُسے مسترد نہ کر دے۔ نیز قانون ساز ایوان کے ارکان اگر کوئی مجوزہ قانون اسلامی نظریاتی کونسل کو بھیجنا چاہیں تو اس کے لیے چالیس فیصد کی بجائے اب پچیس فی صد ارکان کی تائید درکار ہوگی۔ اسی طرح سود کہ جس کا معاملہ ۳۸ سال تک عدالتوں میں لٹکا ہوا تھا، اب سود کے خاتمے کی آخری تاریخ جو وفاقی شرعی عدالت نے مقرر کی تھی، اسے آئین میں شامل کر دیا گیا ہے کہ یکم جنوری ۲۰۲۸ء کے بعد ملک میں سودی نظام خلافِ قانون ہوگا۔ اس کی اہمیت یہ ہے کہ جب دستور میں کوئی چیز لکھی ہو تو دستور کے خلاف کوئی حکومت نہیں جا سکتی، لہٰذا ہر حکومت اس پر عمل کرنے کی پابند ہے۔

بلا شبہ! یہ بہت اہم پیش رفت ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کے بغیر یہ ممکن نہیں تھا! خود قائدِ جمعیت نے بھی فرمایا کہ پچھلے دور میں جب ہم عددی اکثریت رکھتے تھے اور حکومت کا بھی حصہ تھے، تب تو یہ ترمیمیں منظور نہیں کروا سکے تھے، لیکن اب جب کہ حزبِ اختلاف میں ہونے کے باوجود اور کم تعداد کے ساتھ یہ کامیابی نصیب ہوئی ہے، تو یہ محض اللہ تعالیٰ کا کرم و احسان، ہمارے اکابر کی دعاؤں اور توجہات کا اثر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری کوششوں اور جدوجہد کو ثمر وَر بنایا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اکابر خصوصاً حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم کی اس محنت، جدوجہد اور کوشش کو قبول فرمائے، ان کو صحت و عافیت کے ساتھ نوازے، ان کی سیادت وقیادت سے اہالیانِ پاکستان کے ساتھ ساتھ پوری اُمتِ مسلمہ کو فیض یاب وکامران فرمائے، آمین!

۴۳ویں سالانہ ختمِ نبوت کانفرنس، چناب نگر

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیے جانے کے بعد چناب نگر میں سالانہ ۲ روزہ ختم نبوت کانفرنس کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ ہر سال اکتوبر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت جامع مسجد وجامعہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر میں ہونے والی ’’ختم نبوت کانفرنس‘‘ دراصل ۱۹۳۴ء کی اس کانفرنس کا تسلسل ہے، جس کا باقاعدہ آغاز قادیان شہر میں ہوا تھا، اور حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا اس میں کلیدی بیان ہوا تھا۔ اِس سال بھی ۲۴، ۲۵ ؍اکتوبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ کی زیرِ صدارت، نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد دامت برکاتہم کی زیرِ نگرانی اور نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری زید مجدہٗ کی سرپرستی میں بڑے تزک واحتشام سے منعقد ہوئی، جس میں ’’توحید باری تعالیٰ، عقیدہ ختم نبوت، سیرتِ خاتم الانبیاء، حیاتِ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، ظہورِ امام مہدی علیہ الرضوان، عظمتِ صحابہ کرامؓ واہل بیت اطہارؓ، اتحادِ امتِ محمدیہ، پاکستان کی نظریاتی وجغرافیائی حدود کا تحفظ‘‘ جیسے اہم موضوعات پر مختلف دینی وسیاسی جماعتوں کے قائدین، علمائے کرام ومشائخ عظام، دانش وَر اور قانون دان حضرات نے خطاب کیا۔ اس کانفرنس میں درج ذیل قراردادیں منظور کی گئیں:

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ عظیم اجتماع قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن کو حالیہ آئینی ترمیم میں وفاقی شرعی عدالت کے فیصلوں، سود کے خاتمہ کے متعلق تاریخ کا تعین اور مدارسِ عربیہ کی رجسٹریشن کے متعلق آئینی فیصلہ جات کا خیر مقدم کرتے ہوئے انہیں خراجِ تحسین پیش کرتا ہے۔

☆ یہ اجتماع کچھ ہفتوں قبل قادیانیت کے متعلق سپریم کورٹ کے تفصیلی وتاریخی فیصلے کے اجرا کا خیر مقدم کرتے ہوئے اُمید رکھتا ہے کہ فیصلہ عقیدہ ختم نبوت کے نظریاتی وفکری تشخص کی حفاظت کے لیے مشعلِ راہ ہوگا۔